Regd. No. L. 5254

یوم - سہ شنبہ ۱۳ صفر المظفر ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ ۱۲ اِخاء ۱۳۳۳ ہش - ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۴ء نمبر ۱۷۳

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کا انتخاب خود بین الاقوامی عدالت کے لئے فائدہ کا موجب ہے

آپ کی خدمات سے محرومی پاکستان کے لئے خوشی کا نہیں بلکہ رنج کا موجب رکھتی ہے

وزیر خارجہ پاکستان کو مسلم لیگ کے سرکاری آرگن کا خراجِ تحسین

کراچی ۱۱ اکتوبر۔ پاکستان مسلم لیگ کے اخبار "پاکستان سٹینڈرڈ" نے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے بین الاقوامی عدالت کے جج مقرر ہو جانے پر اپنے ۱۰ اکتوبر کے اشاعت میں حسب ذیل اداریہ لکھا ہے

"ہیگ کی بین الاقوامی عدالت میں جج کے عہدے کے لئے چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا منتخب ہو جانا کوئی اتنی خوش آئند خبر نہیں ہے۔ یہ بات کہ پاکستان نے ایک نہایت مرجع عہدہ ہندوستان کے مقابلہ میں جیت لیا ہے۔ ہمارے لئے خوشی منانے کی کافی وجہ قرار نہیں پا سکتی پاکستان کو اپنے موقعہ پر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کے جانے سے جو نقصان ہوا ہے بعض مفاد پرست حلقوں کے نزدیک باعث حسرت ہو سکتا ہے۔ لیکن پورے ملک اور تمام اسلامی دنیا میں اسے شدت سے محسوس کیا جائے گا۔ اس میں شک نہیں کہ آپ کا انتخاب خود بین الاقوامی عدالت کے لئے بہت بڑے فائدے کا موجب ہے۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں بھی اپنی شبانہ روز محنت کی بناء پر آرام کے مستحق تھے۔ آپ کے بعد یقیناً کوئی قابل آدمی ہی اس عہدے پر مقرر کیا جائے گا۔ مگر ان کا بدل ایک طویل عرصہ تک میسر نہیں آسکے گا۔ اور یقیناً اس وقت تک آپ کے بدل کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جب تک کہ کوئی ایسا شخص آگے نہ آسکے۔ جو ان کی طرح ہی بیک وقت ایک بڑا سیاستدان نامور وکیل عظیم الشان ذہن کا مالک نیز اخلاق کے اعلیٰ اصولوں، روحانی طاقت اور سیاسی بصیرت کا حامل ہو۔ آج جبکہ ہم آپ کی خوش قسمتی کے لئے دعا گو ہیں۔ یہ محسوس کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتے کہ آج کا دن پاکستان کے لئے ایک غمناک دن ہے۔"

وبائی امراض کی روک تھام کے لئے پنجاب کے محکمہ صحت کی طرف سے ایک نئی سکیم کا اعلان

خانیوال لودھراں لائن ٹھیک کر دی گئی - سیدھنائی پر پانی کا اخراج انیس ہزار کیوسک رہ گیا

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ پنجاب کے محکمہ حفظان صحت نے ایک ایسی سکیم پر عمل کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس سے آٹھ ہزار مربع میل کے علاقہ کے اندر جو سیلاب سے متاثر ہوا ہے وبائی بیماریوں کی روک تھام ہو سکے گی۔ اس غرض کے لئے سارے علاقہ کو چھپن یونٹوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ہر یونٹ میں ٹیکے لگائے جائیں گے۔ کنوؤں میں جراثیم کش ادویہ چھڑکی جائیں گی۔ ہر یونٹ کو ہیضے چیچک اور ملیریا کی ادویہ اور ڈی ڈی ٹی فراہم کی گئی ہے۔ اس غرض کے لئے فی الحال محکمہ صحت کو ایک لاکھ روپیہ دیا گیا ہے۔

سیلاب کی تازہ ترین صورت حال سے پتہ چلتا ہے کہ خانیوال لودھراں لائن ٹھیک کر دی گئی ہے۔ اور آج سے اس پر گاڑیوں کی آمد و رفت شروع ہو گئی ہے۔ آج لاہور سے جانے والی خیبر میل سب سے پہلی گاڑی تھی جو اس لائن پر سے گزری۔ اس کے بعد کراچی سے آنے والی چناب ایکسپریس اور خیبر میل گزریں۔ خانیوال۔ شورکوٹ کے درمیان لائن ابھی تک درست نہیں ہو سکی۔ اس کی مرمت کا کام جاری ہے۔ دریائے راوی کا پانی ضلع ملتان میں چار میل کے عرض میں جنوب مغرب کی جانب بہہ رہا ہے۔ پانی میں کوئی زیادتی نہیں ہوئی۔ کیونکہ غوث پور کے شگاف بند کر دیئے گئے ہیں۔ آج صبح سیدھنائی ہیڈ ورکس پر پانی کا اخراج ۱۹ ہزار کیوسک تھا۔ پچھلے چوبیس گھنٹوں میں پانی کے اخراج میں ۵۰ فیصدی کمی ہو گئی ہے۔ صوبے کی پانچ بڑی سڑکیں ابھی تک ٹھیک نہیں ہو سکیں۔

پشاور ۱۱ اکتوبر۔ سوئی گیس کی سکیم سے نہ صرف جنوبی پنجاب۔ سندھ اور بلوچستان کی بجلی کی ضروریات پوری ہو جائیں گی۔ بلکہ صوبہ سرحد کے دو ضلعوں مردان اور نوشہرہ کو بھی اس میں سے بجلی مل جائے گی۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ سردار عبدالرشید نے ایک تقریر میں اس کا انکشاف کیا

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی ایک ریلیف پارٹی نے ملتان پہنچتے ہی

اپنی امدادی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا

ڈپٹی کمشنر ملتان کو خدمات کی پیشکش اور پورے پورے تعاون کی یقین دہانی

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی امدادی پارٹی نے جو ریلیف کے کام کے سلسلے میں کل رات مکرم محترم سعید احمد صاحب کی سرکردگی میں لاہور سے ملتان روانہ ہوئی تھی وہاں پہنچتے ہی مقامی مجلس کے ساتھ مل کر اپنی امدادی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا ہے۔ چنانچہ تازہ ترین اطلاع جو موصول ہوئی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ وفد نے آج صبح ڈپٹی کمشنر صاحب ملتان کو مجلس خدام الاحمدیہ کی خدمات پیش کیں۔ اور انہیں ہر ممکن تعاون اور امداد کا یقین دلایا۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے کل معروف شہریوں اور کارکنوں کا اجلاس طلب کیا ہے جس میں ریلیف کے متعلق بعض تفصیلی امور طے کئے جائیں گے۔ اس میں مجلس خدام الاحمدیہ کے نمائندوں کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی یہ پارٹی جو سات افراد پر مشتمل ہے۔ اور جس میں دو ڈاکٹروں کے علاوہ ایک انجینئر بھی شامل ہے آج صبح ½۶ بجے لاہور سے ملتان پہونچی تھی۔ وہاں مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے پارٹی کا شایان شان استقبال کیا گیا

امیر جماعت احمدیہ ملتان مکرم چوہدری عبدالرحمن صاحب ریلیف کے کام میں خدام کی پوری پوری سرپرستی اور راہنمائی فرما رہے ہیں اور وہاں ریلیف کا کام باہمی تعاون سے سرانجام پا رہا ہے۔

ویٹ منہ فوجوں نے ہنوئی کا انتظام سنبھال لیا

ہنوئی ۱۱ اکتوبر۔ کل ویٹ منہ فوجوں نے پوری طرح ہنوئی کا انتظام سنبھال لیا۔ انتظام سنبھالنے کے بعد ویٹ منہ کے آٹھ ہزار سپاہیوں نے شہر میں پریڈ کی۔

ٹوکیو میں چاول کمیشن کا اجلاس

ٹوکیو ۱۱ اکتوبر۔ آج صبح اقوام متحدہ کے بین الاقوامی چاول کمیشن کا اجلاس ٹوکیو میں شروع ہوا۔ جس میں پاکستان کے علاوہ ۲۳ اور ملکوں کے ۱۱۲ نمائندے شریک تھے۔ اس میں دوسری باتوں کے علاوہ اس امر پر بھی غور کیا جائے گا۔ کہ دنیا میں چاول کی پیداوار بڑھانے کے لئے کیا طریقے استعمال کئے جائیں۔

نیپال نے چین کی تجویز منظور کر لی

کھٹمنڈو ۱۱ اکتوبر۔ نیپال نے چین کی یہ تجویز منظور کر لی ہے۔ کہ دونوں ملکوں میں حسب معمول دوبارہ تعلقات قائم کئے جائیں۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت

ربوہ ۹ اکتوبر (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت نسبتاً پہلے سے اچھی ہے۔ مگر ابھی تک گھٹنے والی درد چل رہی ہے۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ پھوڑے کو بھی آرام ہے مگر ابھی نقرس کی تکلیف باقی ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

انتظام

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۲ اخاء ۱۳۳۳ھش

مساجد میں سیاسی پراپیگنڈا اور جماعت اسلامی

پچھلے دنوں ہم نے الفضل میں مولانا ابوالکلام احمد صاحب آزاد کا ایک فیصلہ جو انہوں نے مالیرکوٹلہ کی ایک مسجد کی امامت کے متعلق دیا تھا۔ الجمعیۃ دہلی سے نقل کیا تھا۔ اس فیصلہ میں مولانا آزاد نے جماعت اسلامی کے ایک سیاسی قسم کا پراپاگنڈا کرنے والے امام کو جس کو اہل حدیث نے غلطی سے امام مسجد مقرر کر دیا تھا۔ امامت سے علیحدہ کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ اور فرمایا تھا کہ

"ملک میں جو سیاسی اور مذہبی تحریکیں چل رہی ہیں۔ لوگوں کو اختیار ہے۔ کہ اگر چاہیں۔ تو ان میں دلچسپی لیں۔ لیکن مسجد کی امامت و خطابت کو اس کا آلۂ کار بنانا کسی طرح بھی درست نہیں ہو سکتا۔ مسجد کا ممبر صرف کتاب و سنت کی تبلیغ و تلقین کے لئے ہے۔ اسے دوسری تحریکوں وعابۃ (پروپیگنڈا) کا پلیٹ فارم نہیں بنانا چاہیئے۔ اگر ایسا کیا گیا۔ تو یہ جماعت کے لئے ایک خطرناک اقدام ہو گا .... میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ مولوی محمد امین صاحب کو اس خدمت سے سبکدوش کر دینا چاہیئے۔ اور ان کی جگہ ایک ایسے اہلحدیث عالم دین کو مقرر کرنا چاہیئے۔ جو اہل حدیث کے مسلک کے مطابق قرآن و حدیث کی تعلیم دے۔ توحید و سنت کی تبلیغ کرے۔ اور وقت کی سیاسی اور مذہبی تحریکوں سے کوئی تعلق نہ رکھتا ہو۔ اگر فوراً کسی ایسے صاحب کا تقرر نہیں ہو سکتا۔ تو سردست مولوی عبداللہ صاحب امامت کی خدمت انجام دیں۔ جب تک کہ کسی زیادہ اہل شخص کی خدمات حاصل ہو جائیں۔"

معاصر روزنامہ تسنیم کو اس فیصلہ پر اعتراض ہے۔ یہاں تک کہ اس نے مولانا آزاد کی نہ صرف علمیت بلکہ ان کی نیت پر بھی سخت حملہ کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ

"گذشتہ تین سال سے وہ ایسے طرز فکر اور سیاسی مسلک سے وابستہ ہیں۔ جو اسلام کو دین نہیں بلکہ ایک مذہب ہی کا مقام دیتا ہے۔ اور ان کی تمام سیاسی آرزوؤں اور تمناؤں کا محور وطن و قوم کو قرار دیتا ہے۔ اس لحاظ سے ایسے لوگوں کے نزدیک مسجد کو صرف یہی اہمیت حاصل ہے۔ کہ وہ ایک مذہب کے پیروؤں کے پوجا پاٹ کی جگہ ہے اور بس۔ ظاہر ہے کہ جب وہ اسلام کو ایک نظام زندگی اور سیاسی اور اجتماعی مسلک کی حیثیت سے تسلیم ہی نہیں کرتے۔ تو مسجد کے صحت مند سیاسی مقاصد کے حصول کی سعی و جہد کا مرکز بنایا جانا کیسے گوارا کر سکتے ہیں"۔

روزنامہ تسنیم کے مضمون نگار نے مولانا آزاد کے بہت سے پچھلے حوالے بھی پیش کئے ہیں۔ جن سے اس کا مقصود یہ ثابت کرنا ہے۔ کہ مولانا آزاد مسجد میں سیاسی باتوں کو پہلے تو صحیح سمجھتے تھے۔ مگر اب انہوں نے اپنی رائے بدل لی ہے۔

مولانا آزاد کا پہلے اس معاملہ کے متعلق کیا مذہب تھا۔ اور اب کیا ہے۔ یا مساجد میں سیاسی باتیں ہو سکتی ہیں یا نہیں یہ دونوں امر تفصیلی وضاحت چاہتے ہیں۔ ہم اس مختصر مضمون میں اس کے متعلق بحث نہیں کریں گے۔ ہمیں یہاں یہ دکھانا ہے۔ کہ خود معاصر تسنیم کم از کم بھارت کے متعلق یہ رائے رکھتا ہے۔ کہ وہاں سیاسیات بیجا دخل دیتی ہیں اور مسجد تک کو سیاسی پراپیگنڈا کے لئے استعمال کرتی ہے۔ وہ صحیح ہے یا غلط۔ روزنامہ تسنیم نے اپنے مضمون میں جو حوالے پیش کئے ہیں۔ ان سے اس کا مطلب یہی ثابت کرنا ہے۔ کہ مولانا آزاد مساجد میں سیاسی پراپاگنڈا کو پہلے تو جائز سمجھتے تھے۔ مگر اب انہوں نے اپنے ہی تصور کے خلاف فیصلہ کیا ہے۔

جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ ہمیں اس وقت یہ فیصلہ نہیں کرنا کہ آیا مساجد میں سیاسی پراپیگنڈا کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اگرچہ بہت سی احادیث سے ثابت ہے۔ کہ مساجد کو سیاسی مقاصد کے لئے گڑھ بنانا اور اس کو اسلحہ خانہ میں تبدیل کر دینا اسلام کی روح کے سراسر خلاف ہے یہاں ہمیں یہ دیکھنا ہے۔ کہ خود جماعت اسلامی کا تسنیم اور جماعت اسلامی بھارت کے نزدیک بھارت میں کیا رویہ ہونا چاہیئے۔ چنانچہ روزنامہ تسنیم میں بھارت کی جماعت اسلامی کے امیر جناب عبدالقادر صاحب کا ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ بھارت میں

"ان کی جماعت (یعنی جماعت اسلامی بھارت) سماجی اور ثقافتی اصلاحات میں مصروف ہے۔ اور اسے پارٹی بندیوں اور سیاست سے دور کا بھی واسطہ نہیں"۔

خود معاصر تسنیم نے اسی پر جو نوٹ لکھا ہے۔ اس میں لکھا ہے:۔

"جماعت اسلامی کچھ عام جماعتوں کی طرح نہیں ہے۔ بلکہ اقامت دین کی ایک تحریک ہے۔ اور اس تحریک کا ہدف مقصود ایک ہونے کے باوجود مختلف ملکوں اور متباین ماحول میں اس کا طریق کار الگ الگ ہو سکتا ہے۔ جس جگہ کفر مسلط ہو وہاں جب یہ تحریک اٹھتی ہے۔ تو اپنا طریق کار اپنے ماحول کے مطابق وضع کرتی ہے۔ وہاں اس کا کام لوگوں کو دین حق کی دعوت دینا ہوتا ہے۔ اس ملک میں جو مذہب۔ فرقے یا سیاسی گروہ ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ اس کا رویہ نہ مخالفانہ ہوتا ہے نہ دوستانہ بلکہ وہ ان سے الگ تھلگ اپنی دعوت کو لٹریچر تقریر و تحریر اور دوسرے مناسب آئینی اور پرامن ذرائع سے لوگوں تک پہنچاتی ہے۔ ان کی سماجی اور اخلاقی خرابیوں پر انہیں متوجہ کرتی ہے۔ اور بتاتی ہے کہ ان خرابیوں کو اللہ تعالیٰ کا دین کس طرح دور کرتا ہے۔ اور انسانی معاشرہ جن دکھوں میں مبتلا ہے۔ ان سے کیونکر نجات پا سکتا ہے۔" (روزنامہ تسنیم مورخہ ۵ ستمبر ۵۴ء)

جب بھارت کی جماعت اسلامی کا بقول امیر جماعت اسلامی بھارت یہ نظریہ ہے۔ تو مساجد میں سیاسی امور کے متعلق بحث و مباحثہ یا سیاسی سرگرمیوں کے جواز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور مولانا آزاد نے جو کچھ کہا ہے۔ اس پر کسی کو چیں بجبیں ہونے کی ضرورت نہیں۔

پھر بھارت کے مسلمانوں کے متعلق پاکستان کی جماعت اسلامی کا جو نظریہ ہے۔ وہ مولانا مودودی اور ان کے دوستوں نے فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں واضح کر دیا ہے۔ یعنی کہ اگر بھارت کی حکومت ان کے ساتھ اچھوتوں کا سا معاملہ بھی کرے۔ تو پاکستان کی

(باقی صفحہ ۸)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ کلام

اس دلربا کو دل میں بسانا ہی چاہیئے

ناصر آباد میں کہی گئی اگست ۱۹۵۴ء میں — مرزا محمود احمد

دلبر کے در پہ جیسے ہو جانا ہی چاہیئے
گر ہو سکے تو حال سنانا ہی چاہیئے

بیکار رکھ کے سینہ میں دل کیا کروں گا میں
آخر کسی کے کام تو آنا ہی چاہیئے

رنگ وفا دکھاتے ہیں ادنیٰ وحوش بھی
غم دوستوں کا کچھ تمہیں کھانا ہی چاہیئے

اس سیہ روئی پہ شوق ملاقات ہے عبث
اس ماہ رُو کا رنگ چڑھانا ہی چاہیئے

بے عیب چیز لیتے ہیں تحفہ میں خوبرو
داغ دل اثیم مٹانا ہی چاہیئے

شر و فساد دہر بڑھا جا رہا ہے آج
اس کے مٹانے کو کوئی دانا ہی چاہیئے

ساتھی بڑھیں گے تب کہ بڑھاؤ گے دوستی
دل غیر کا بھی تم کو لبھانا ہی چاہیئے

تعمیر کعبہ کے لئے کوئی جگہ تو ہو
پہلے صنم کدہ کو گرانا ہی چاہیئے

رونق مکاں کی ہوتی ہے اس کے مکین سے
اس دلربا کو دل میں بسانا ہی چاہیئے

دل ہے شکار حرص و ہوا و ہوس ہوا
پنجہ سے ان کے اس کو چھڑانا ہی چاہیئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چند تازہ رؤیا و کشوف

(مندرجہ ذیل دونوں خوابیں بارہ تیرہ ستمبر کے قریب کی ہیں)

(۶)

میں نے دیکھا کہ میں قادیان میں ہوں۔ اور اس مکان میں ہوں۔ جو مرزا نظام دین صاحب کا ہے (یہ عجیب بات ہے کہ گو ریاست کے وارث ہمارے دادا قرار پائے تھے۔ اور ان کو ریاست کے وارث ہونے کی وجہ سے گورنمنٹ نے زائد حصہ دیا تھا۔ لیکن مکانات کے لحاظ سے وہ مکانات بہت شاندار تھے۔ جو مرزا نظام دین صاحب کے حصہ میں آئے۔ جو ہمارے دادا کے چھوٹے بھائی کی اولاد سے تھے۔ ان کے مکان میں بڑے بڑے ہال تھے۔ جیسے کہ دلّی کے شاہی زمانہ کے مکانات ہوتے تھے) خواب میں مجھے وہ مکان اور بھی زیادہ وسیع معلوم ہوتا ہے اور اندرون خانہ کے صحن کی جگہ بھی بڑے بڑے وسیع کمرے بنے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ان کمروں میں بہت سا سامان رکھا ہوا ہے۔ جیسے کہ نمائش کا ہوتا ہے۔ میں بھی وہاں ہوں گھر کے کچھ اور افراد بھی ہیں۔ اس وقت مجھے کسی نے کہا اس سامان میں دو ہاتھ کے لکھے ہوئے قرآن شریف ہیں۔ جو بہت پرانے زمانہ کے ہیں۔ میں یہ سنکر اس طرف کو چل پڑا۔ جدھر وہ قرآن شریف رکھے ہیں۔ تاکہ ان کو سنبھال کر کسی محفوظ جگہ رکھ دوں۔ میں نے جب وہ قرآن شریف اٹھائے تو بجائے دو کے تین نکلے۔ ان میں سے ایک اتنا پرانا تھا۔ کہ بوسیدہ ہو کر اس کی جلد ٹوٹ گئی تھی۔ وہ جلد بھی نہائت اعلےٰ طلائی کام کی تھی۔ جلد کے گتے کے گر جانے کی وجہ سے قرآن کریم کے اصل صفحات ننگے ہو گئے۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ قرآن کریم جس کاغذ پر لکھا ہوا تھا وہ نہائت ہی قیمتی تھا۔ اور اس پر طلائی کام تھا۔ اور جو اہرات سے حاصل کئے ہوئے رنگوں کا کام تھا۔ جیسے کہ تاج محل آگرہ میں ہے۔ میں نے جلد کا گتہ اٹھالیا۔ اور تینوں قرآن کسی الماری میں محفوظ کرنے کے لئے چل پڑا۔ اس وقت مجھے پیچھے سے حضرت ام المومنینؓ کی آواز آئی۔ کہ میاں اگر ان قرآنوں میں سے کوئی ایسا قرآن بھی ہو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ کا لکھا ہوا نہ ہو۔ تو میرے لئے رکھ لینا۔ میں اس پر تلاوت کیا کروں گی۔ یہ سُنکر پہلے تو مجھے یہ تعجب ہوا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے لکھے ہوئے قرآن بھی اب تک موجود ہیں اور پھر دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کوئی ایسا قرآن کریم ملے تو میں بھی اسے دیکھوں اس کے بعد دل میں تعجب پیدا ہوا کہ حضرت ام المومنینؓ نے یہ کیوں کہا ہے۔ کہ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ کا لکھا ہوا نہ ہو تو رکھ چھوڑنا اس پر میں تلاوت کیا کروں گی۔ ان کو تو یہ کہنا چاہیئے تھا۔ کہ اگر کوئی ایسا قرآن ہو تو میرے لئے رکھنا۔ اس کے بعد معاً خیال آیا۔ کہ آپ نے یہ بات اس لئے کہی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو قرآن لکھے جاتے تھے۔ ان پر نہ زیر زبر ہوتے تھے نہ نقطے ہوتے تھے۔ اور طرز تحریر بھی جداگانہ تھی۔ حتیٰ کہ وہ خط جو آپؐ نے قیصر کو لکھوایا تھا۔ اور جو اب تک قسطنطنیہ میں محفوظ ہے اسے اچھے عالم بھی نہیں پڑھ سکتے۔ پس چونکہ آپ نے تلاوت کے لئے قرآن مانگا تھا اس لئے آپ نے یہ کہہ دیا۔ کہ پرانے زمانے کی تحریر والا قرآن نہ ہو۔ اس کے بعد ایک شخص آیا۔ اور اس نے کہا کہ لالہ شرمپت (حضرت صاحب کے جوانی کے زمانہ کے دوستوں میں سے تھے) کے پوتے اوم پرکاش نے امتحان پاس کر لیا ہے۔ اور ہندو اسے سہرے لگا کے مردانہ (مرزا نظام دین صاحب کا مردانہ) میں لائے ہیں۔ وہ لوگ مرزا بشیر احمد صاحب سے ملنے گئے ہیں۔ (اس وقت معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام والے مکان کے حصہ میں ہیں۔) اور ہندوؤں نے میری طرف پیغام بھیجا ہے۔ کہ اوم پرکاش پاس ہو گیا ہے۔ اس کا منہ میٹھا کرنے کے لئے کوئی تحفہ بھجوائیں اور سہرے لگا کر اسے بٹھایا ہوا ہے۔ میں خواب میں کہتا ہوں کہ لالہ شرمپت کا پوتا ہے۔ اور پاس ہوا ہے اسے ضرور کوئی تحفہ دینا چاہیئے۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔

یاد رہے کہ لالہ شرمپت صاحب کا ایک پوتا جسے میں جانتا ہوں، اس کا نام راجہ رام پرکاش ہے۔ ہندو رام کا لفظ بھی خدا کے لئے بولتے ہیں۔ اور اوم کا لفظ بھی خدا کے لئے بولتے ہیں۔ ممکن ہے اس نسبت کی وجہ سے اس کا نام خواب میں اوم پرکاش بتایا گیا ہو یا ممکن ہے اس کے یا اس کی نسل کے کسی نیک ۔۔ روحانی تغیر کی طرف اشارہ کیا گیا ہو۔ (اس کے بعد میاں بشیر احمد صاحب کو قادیان سے اطلاع ملی کہ لالہ شرمپت صاحب کے ایک اور بیٹے کی نسل سے ایک پوتا ہے جس کا نام اوم پرکاش ہے اور وہ دہلی میں نوکر ہے پس قالباً اس کی کسی جسمانی یا روحانی کامیابی کی طرف اس خواب میں اشارہ کیا گیا ہے۔) پرانے زمانہ کے لکھے ہوئے جو تین قرآن دکھائے گئے ان سے اس طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم کے بھولے ہوئے علوم مجھے عطا کرے گا۔ اور جماعت کو بھی برکات نصیب ہونگی۔

(۷)

میں نے دیکھا کہ میں قادیان میں ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عید کی رات ہے پہلا حصہ رات کا ہے یا پچھلا حصہ ہے یقینی نہیں کہہ سکتا مگر پورا اندھیرا نہیں ہے۔ میں خواب میں سمجھتا ہوں کہ گھر کے اس حصہ میں جہاں پہلے ام طاہر مرحومہ رہا کرتی تھیں۔ اور پھر مریم صدیقہ رہتی تھیں امۃ الحی مرحومہ رہتی ہیں۔ میں گھر کے کئی حصوں سے گزرتے ہوئے اس جگہ پہنچا تو دیکھا کہ وہ ایک چارپائی پر لیٹی ہوئی ہیں۔ اور ایک پتلی دولائی اوڑھی ہوئی ہے۔ نیچے فرش پر سرہانے کی طرف چارپائی کے پہلو میں ایک عورت چادر اوڑھ کے لیٹی ہوئی ہے۔ اور عید کا لباس اس نے پہنا ہوا ہے۔ سبز مرینہ کا تنگ پاجامہ ہے۔ اور اس کے پانچے پر سنہری گوٹ لگی ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ امۃ الحی مرحومہ کی والدہ اور حضرت خلیفہؓ اول کی اہلیہ ہیں۔ میں ان کے پاؤں کی طرف سے ہو کر امۃ الحی کے پاس گیا۔ اور چارپائی پر بیٹھ گیا۔ اور انہیں پیار کرنا چاہا۔ لیکن انہوں نے ہاتھ سے مجھے پرے کرنے کی کوشش کی۔ اور کہا کہ ایسا نہ کریں۔ میں نے اس پر کہا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی تو اپنی بیویوں کو پیار کیا کرتے تھے۔ مطلب یہ تھا کہ جو ان کے لئے جائز تھا وہ ہمارے لئے سنت ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اُن کی اور بات تھی۔ اُن کے ساتھ وعدے تھے۔ میں نے جواباً کہا کہ کیا میرے متعلق کوئی وعدے نہیں۔ یہ بات اشاروں اشاروں میں ہی ہوئی۔ مطلب یہ تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وعدے ان کے اتباع کی طرف بھی منتقل ہو جاتے ہیں۔ اور آپؐ جو کام بھی کرتے تھے وہ آپؐ کے اتباع کے لئے بھی جائز ہوتا ہے۔ میں نے ابھی بات ختم ہی کی تھی۔ کہ امۃ الحی مرحومہ کی والدہ صاحبہ اٹھ کر بیٹھ گئیں۔ اور میں نے ان کو یہ بات بتائی۔ انہوں نے میری تائید کی اور امۃ الحی مرحومہ کو سمجھانا شروع کیا۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔

یہ خواب اتنی پیچیدہ ہے۔ کہ اب تک اس کی تعبیر میری سمجھ میں نہیں آئی۔

(۸)

(یہ رؤیا ۱۹؍ ستمبر ۱۹۵۴ء کی ہے)

میں نے دیکھا کہ میں ایک گلی میں سے گزر رہا ہوں جس کے پہلو میں ایک بڑے چبوترہ پر بہت سے لوگ بیٹھے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مشاعرہ

ہو رہا ہے۔ (اور صوبہ کا گورنر بھی اس میں شامل ہے۔ مگر صوبہ میرے ذہن میں نہیں کہ کونسا ہے۔ میرے ساتھ کوئی شخص جا رہا ہے۔ میں نے اس کو کہا۔ کہ یہ تو مشاعرہ کی طرز معلوم ہوتی ہے۔ اس نے جواب میں کہا۔ کہ یہاں تو کثرت سے مشاعرے ہوتے رہتے ہیں۔ گلی کی نکڑ پر ایک گھر ہے۔ جس میں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے خاندان کے لوگ ہیں۔ میں اس میں چلا گیا۔ اپنے عزیزوں سے بات کر کے پھر میں باہر کی طرف نکلا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ ایک ہماری ننھیالی رشتہ دار میرے پیچھے چلی آرہی ہے۔ ایک اونچی جگہ پر حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی ہیں۔ مجھے یوں معلوم ہوا۔ کہ اس عورت نے آکر حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی گردن زور سے پکڑ لی ہے۔ اور زور سے دبانے کی وجہ سے گلے میں سے کراہنے کی آواز آتی ہے۔ میں نے مڑ کے دیکھا۔ تو میں نے دیکھا کہ اس نے آپ کی گردن پکڑی ہوئی ہے۔ میں اس طرف گیا۔ مجھے دیکھ کر اس نے گردن چھوڑ دی اور ایک طرف کو چل دی۔ میں نے قدم تیز کر کے اس کو پکڑ لیا۔ اور اس کی گردن کے آگے کی طرف ایک ہاتھ اور پیچھے کی طرف ایک ہاتھ رکھ کر زور سے دبانا شروع کیا۔ اس نے اس پر کہا کہ آپ تو اتنے زور سے دبا رہے ہیں۔ کہ میرا سانس رک جائے گا۔ میں نے کہا تم نے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی گردن پکڑی تھی۔ اگر ان کو کچھ ہوا۔ تو میں تمہاری گردن توڑ دوں گا۔ اس وقت مجھے ایسا محسوس ہوا۔ کہ میرے بازوؤں میں اتنی طاقت ہے۔ کہ محض ہتھیلیوں کے زور سے میں آدمی کی گردن توڑ سکتا ہوں۔ اتنے میں معلوم ہوا۔ کہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو کھانسی اٹھی۔ اور آپ کی طبیعت ٹھیک ہو گئی۔ جس پر میں نے اس عزیزہ کو چھوڑ دیا۔ اور باہر کی طرف روانہ ہوا۔ اور وہ بھی میرے ساتھ چل پڑی۔ ہاں یہ بات لکھنی میں بھول گیا۔ کہ جب میں اس عزیزہ کا گلہ دبا رہا تھا۔ تو اس نے کہا۔ میں تو یونہی رشتہ داروں والا مذاق کر رہی تھی۔ جب میں باہر کی طرف آرہا تھا۔ کہ ایک لڑکا کہ وہ بھی ہمارا ننھیالی رشتہ دار معلوم ہوتا ہے۔ آیا اور اس نے کہا۔ آپ کو گورنر صاحب یاد کرتے تھے۔ میں نے اسے کہا تجھے کس طرح پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ گورنر صاحب مجھے یاد کرتے تھے۔ اس نے کہا کہ لاؤڈ سپیکر میں دو تین دفعہ آپ کے نام کا اعلان ہوا تھا۔ اس پر میں نے دل میں خیال کیا۔ کہ مشاعرہ ہو رہا تھا۔ کہیں مجھے وہ یہ نہ کہہ دیں۔ کہ اپنے شعر سناؤ۔ میں تو مجلس میں شعر نہیں پڑھا کرتا۔ جب میں جلسہ گاہ میں پہنچا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ مشاعرہ تو ختم ہو چکا ہے۔ اب پہلوانوں کا ایک دنگل ہو رہا ہے۔ لوگ اسے دیکھ رہے ہیں۔ دو جگہ مجھے دنگل ہوتا ہوا نظر آیا۔ ایک جگہ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ بلوچستان اور ایران کے پرانے زمانہ کے پہلوان رستم وغیرہ کشتیاں لڑ رہے ہیں۔ اور دوسری جگہ پر موجودہ زمانہ کے آدمی پرانے زمانہ کے پہلوان موجودہ زمانہ کے آدمیوں سے کئی گنا بڑے معلوم ہوتے ہیں۔ پہلوان اتنی دور ہیں کہ مجھے وہ اچھی طرح نظارہ نظر نہیں آسکا۔ جب دنگل ختم ہو گئے۔ تو گورنر اور معزز مہمان ایک بڑے ہال میں جمع ہوئے۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک چائے کا کمرہ ہے۔ میز ہیں اور کرسیاں لگی ہوئی ہیں۔ میں بھی ان لوگوں میں ہوں۔ مگر چائے کا سامان مجھے نظر نہیں آیا۔ علاوہ زندہ مسلمان لیڈروں کے کچھ وفات یافتہ مسلمان لیڈر بھی وہاں موجود ہیں۔ مثلاً سر شفیع۔ مولانا محمد علی اور ڈاکٹر انصاری وغیرہ۔ میز کے اردگرد بیٹھ جانے کے بعد گورنر صاحب نے ایک نوجوان سے سوال کیا۔ کہ سٹیشن پر تمہاری ہندوستانی نووارد لیڈر سے کیا بات ہوئی تھی۔ اس نوجوان نے کہا۔ کہ اس شخص نے مجھے کہا تھا۔ کہ تم لوگ ذلیل ہو جاؤ گے۔ تو میں نے اسے یہ کہا تھا۔ کہ عزت اور ذلت تو خدا کے ہاتھ میں ہے۔ گورنر نے اس نوجوان کے اس جواب کو بہت سراہا۔ مگر وفات یافتہ مسلمان لیڈروں میں سے ایک لیڈر جو اس نوجوان کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور مجھ سے تیسرے نمبر پر تھے۔ اور جن کو میں سر شفیع سمجھتا ہوں۔ انہوں نے کہا۔ کہ قرآن شریف میں جو آتا ہے۔ کہ تعز من تشاء وتذل من تشاء۔ اس کے یہ معنے تو نہیں ہیں۔ کہ ہر عزت اور ہر ذلت خدا کی طرف سے آتی ہے۔ اس کے معنے تو یہ ہیں۔ کہ بعض لوگوں کو خدا عزت دیتا ہے۔ اور بعض لوگوں کو خدا ذلیل کرتا ہے۔ اس پر میں ان سے مخاطب ہوا۔ اور میں نے کہا۔ کہ آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ لیکن یہ بھی تو ہوتا ہے۔ کہ جب کوئی شخص غرور سے کوئی دعویٰ کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی ذلت کے سامان کر دیتا ہے۔ چنانچہ اس کی توضیح میں میں آپ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کا ایک واقعہ سناتا ہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک دفعہ ایک جنگ پر گئے۔ اس دفعہ انصار اور مہاجرین میں کچھ جھگڑا ہو گیا۔ جھگڑے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عبداللہ بن ابی بن سلول نے جو منافقوں کا سردار تھا۔ یہ فقرہ کہا۔ "یہ مکہ سے آئے ہوئے لوگ بہت مغرور ہو گئے ہیں۔ مدینہ چل لینے دو۔ میں ان لوگوں کی خبر لوں گا۔ وہاں چل کر لیخرجن الاعز منہا الاذل (یہ قرآن شریف کے الفاظ ہیں۔

جن میں اس کے قول کو بیان کیا گیا ہے) میں جو مدینہ کا سب سے معزز آدمی ہوں۔ مدینہ کے سب سے ذلیل آدمی یعنی (نعوذ باللہ من ذالک) رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مدینہ سے نکال دوں گا۔" یہ خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی پہنچی۔ اور اس کے بیٹے کو بھی پہنچی۔ جو نہایت مخلص مسلمان تھا۔ اس کا بیٹا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آیا۔ اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے باپ نے ایسا ایسا کہا ہے۔ اور وہ واجب القتل ہے۔ اس کے قتل کا جب آپ حکم دیں۔ تو مجھے دیں۔ کیونکہ کسی اور مسلمان نے اسے مارا۔ تو شاید کسی وقت میرا نفس مجھے دھوکا دے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہم نے کوئی ایسا ارادہ نہیں کیا لیکن جب مدینہ پہنچے تو مدینہ کے اندر قدم رکھنے سے پہلے عبداللہ کا بیٹا اپنی سواری سے کود کر گلی کے سرے پر کھڑا ہو گیا۔ اور تلوار نکال لی۔ اور اپنے باپ سے کہا۔ کہ خدا کی قسم اگر تم نے مدینہ میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ تو میں تمہارا سر کاٹ دوں گا۔ ورنہ اپنے منہ سے یہ اقرار کرو۔ کہ میں مدینہ کا سب سے زیادہ ذلیل آدمی ہوں۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب انسانوں میں سے معزز آدمی ہیں۔ جب اس نے دیکھا۔ کہ میں اپنے بیٹے کے ہاتھوں سے مارا جانے والا ہوں۔ تو ذلت کا گھونٹ پی کر وہ فقرے دہرائے۔ جو اس کے بیٹے نے کہے تھے۔ اور تب اس کے بیٹے نے اسے مدینہ میں داخل ہونے دیا۔ یہ واقعہ سنا کر میں نے اسے کہا۔ کہ دیکھو ایک شخص نے بلاوجہ غرور سے اپنے آپ کو بڑا درجہ دیا۔ اور دوسرے شخص کو جو واقعی بڑے درجہ کا مستحق تھا بلا قصور ادنیٰ درجہ دیا۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے اس کے بیٹے کو کھڑا کر دیا۔ کہ اس کو ذلیل کرے۔ پس اس نوجوان نے جو کچھ کہا وہ ٹھیک کہا۔ جو لوگ دوسروں پر بڑائی جتاتے ہیں۔ اور تعلی کرتے ہیں۔ اور ظلم کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی ذلت کے سامان پیدا کرنے میں ضرور حصہ لیتا ہے۔ جب میں نے یہ کہا۔ تو وہ صاحب بولے آپ نے اپنی گفتگو میں "بچتاؤ" "بچتاؤ" کیا لفظ بولا تھا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ میں نے جو یہ کہا تھا۔ کہ عبداللہ بن ابی بن سلول کے بیٹے نے اپنے باپ سے مدینہ کے دروازہ پر جو یہ برتاؤ کیا تھا۔ اس کو انہوں نے بچتاؤ سمجھا ہے۔ تب میں نے کہا کہ میں نے بچتاؤ نہیں برتاؤ کہا تھا۔ اور اس کے معنے سلوک کے ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا۔ کہ یہ برتاؤ برتاؤ کیا ہوا۔ اس پر میرے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک صاحب نے جن کے لہجہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ یو۔پی کے ہیں کہا کہ 'برتاؤ' کا لفظ 'سلوک' کے معنوں میں اردو میں استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ اشرف شاعر نے بھی اس کو استعمال کیا ہے۔ پھر انہوں نے مجھے آواز دے کر کہا۔ مرزا صاحب آپ اشرف کے شعروں کو پسند کرتے ہیں۔ میں خواب میں سمجھتا ہوں کہ اشرف کوئی بڑا شاعر ہے۔ اور میں اس کو جانتا ہوں۔ اور اس کے شعروں کو پسند کرتا ہوں۔ اس پر میں نے کہا ہاں میں اس کے شعروں کو پسند کرتا ہوں۔ اس پر انہوں نے اس کے ایک دو شعر پڑھے جن میں برتاؤ بمعنے سلوک کے آتا تھا۔ اس کے بعد مجلس برخواست ہوئی۔ میں جب اٹھا تو دیکھا کہ میرے پیچھے تین چار یو۔پی کے معزز شعراء بیٹھے ہیں۔ انہوں نے مجھے اٹھتے ہوئے دیکھ کر سر جھکا کر ہاتھ ملا کر آداب عرض کیا۔ جیسا کہ یو۔پی کا دستور ہے۔ میں نے بھی ان کے سلام کا جواب دیا۔ اور باہر کی طرف چل پڑا۔ تھوڑی دیر جا کر مجھے محسوس ہوا۔ کہ میری سوٹی میرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ اور میں اس شبہ میں پڑ گیا۔ کہ سوٹی گھر سے ساتھ لایا تھا یا نہیں۔ اس خیال سے کہ میں پوری تحقیق کر لوں۔ میں واپس لوٹا۔ تو میں نے نیر صاحب کو آتے دیکھا۔ ان کے کندھے پر برساتی کوٹ پڑا ہوا ہے۔ اور بازو پر کہنی کے مقام پر دو تین سونٹیاں لٹکی ہوئی ہیں۔ مگر ان میں میری سوٹی نہیں ہے۔ اس پر میں ان کو لے کر مذکورہ بالا کمرہ میں آیا۔ اور سوٹی تلاش کرنی شروع کی۔ ابھی سوٹی کی تلاش ہی کر رہا تھا۔ کہ آنکھ کھل گئی۔

اخبار ربوہ:- ۸ر اکتوبر جمعہ کے خطبہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو وقف زندگی کی تحریک کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا۔ کہ تقسیم سے پہلے جماعت کے نوجوان اس طرف خاص توجہ کرتے تھے۔ مگر اب وہ رفتار نہیں رہی۔ اب بیرونی ممالک سے وقف کی درخواستیں آتی ہیں۔ مگر پاکستان کے احمدی نوجوانوں کی طرف سے اس پہلو میں بہت کوتاہی ہو رہی ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس سال مدرسہ احمدیہ میں صرف ایک طالب علم داخل ہوا ہے۔ جو نہایت افسوسناک امر ہے۔ حالانکہ ہماری جماعت کا اصل کام دین کی خدمت ہے۔ حضور نے دین کو مقدم رکھنے کے عہد کو پورا کرنے کے لئے جماعت کو وقف زندگی کرنے کی تلقین فرمائی۔ خطبہ کے آخری حصہ میں حضور ایدہ اللہ کو دردسر کی شدید تکلیف ہو گئی۔ اس لئے حضور نے بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ ۹ر اکتوبر صبح ساڑھے دس بجے مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا حضور کی ملاقات کے بعد لاری کے ذریعہ لاہور روانہ ہوئے۔ مقامی جماعت کی بہت بڑی تعداد نے دعا اور اللہ اکبر کے نعروں کے ساتھ اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہا۔ جب گاڑی شیخوپورہ پہنچی۔ تو جماعت کے ۳۰ احباب مکرم شیخ عبدالغفار صاحب مبلغ سلسلہ کی معیت میں الوداع کہنے کے لئے موجود تھی۔ سب نے مل کر دعا کی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مبلغ انڈونیشیا کو خیریت سے رکھے۔ اور کامیاب واپس لائے۔ آمین۔ (نامہ نگار)

سیلاب کے دوران مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی قابلِ قدر امدادی مساعی

مجلس کی طبی پارٹیاں ارد گرد کے ملیریا زدہ علاقے میں تا حال وسیع پیمانے پر ادویہ تقسیم کر رہی ہیں

سرگودہا کے سہ روزہ اخبار "شعلہ" کی طرف سے اہالیانِ ربوہ کی شاندار امدادی خدمات کا اعتراف

(ہمارے نمائندہ خصوصی کے قلم سے)

اگرچہ ربوہ کے گرد و نواح میں سیلاب کا پانی اتر چکا ہے۔ لیکن اس کے پُر محن اثرات کا سلسلہ تا حال جاری ہے۔ لوگ ملیریا اور اسی قسم کی دوسری بیماریوں میں بری طرح مبتلا ہیں۔ اور طبی امداد کا خاطر خواہ انتظام نہ ہونے کی وجہ سے ان کی مشکلات میں آئے دن اضافہ ہو رہا ہے۔ ربوہ کی مجلس خدام الاحمدیہ جس کے ان تھک خدام نے سیلاب کے دوران میں لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہونچانے اور ان کا سامان وغیرہ بچانے میں قابل قدر خدمات سر انجام دی ہیں۔ اب ملیریا کی روک تھام میں ہمہ تن مصروف ہے۔ اس کی امدادی پارٹیاں ملحقہ دیہاتوں میں جا کر برابر ادویہ تقسیم کر رہی ہیں۔ اور علاقے کے لوگوں کو ضروری انسدادی تدابیر اختیار کرنے کی طرف توجہ دلا رہی ہیں۔ ہر ایسی امدادی پارٹی کے ساتھ ایک ڈاکٹر ہوتا ہے۔ جو ہر مریض کو دیکھ کر اس کی حالت کے مطابق دوا تجویز کرتا ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ مریض کو وہیں دوا پلا دی جاتی ہے۔ بلکہ اتنی مقدار میں زائد دوا بھی دی جاتی ہے کہ جو پارٹی کے دوبارہ آنے تک کفایت کر سکے۔ مجلسِ مقامی کے قائد مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ایک ملاقات میں مجلس کی موجودہ سرگرمیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اپنی استطاعت کے مطابق مجلس کی امدادی پارٹیاں جن علاقوں میں طبی امداد بہم پہونچا رہی ہیں۔ ان میں کوٹ امیر شاہ، چھنیاں، کھچیاں، ٹکال کے، کھڑکن، ٹھٹھیاں اور ان سے ملحق بعض دیگر مضافات شامل ہیں

سیلاب آنے سے پہلے

آپ نے اس امدادی کام کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے جو مجلس نے دوران سیلاب میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ہدایت اور مشورے کے مطابق سر انجام دیا، بتایا کہ سیلاب کی اطلاع ملنے پر جو ایک آدھ روز قبل ہی موصول ہو گئی تھی۔ خدام کی پارٹیاں فوراً ملحقہ دیہات میں پھیل گئیں۔ اور وہاں پولیس کے تعاون سے لوگوں کو خبردار کیا کہ وہ سیلاب آنے سے پہلے اپنے جانوروں اور سامان وغیرہ کے بچاؤ کا بندوبست کر لیں۔ چنانچہ بر وقت اطلاع ملنے کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ سنہ ۱۹۵۰ء کے سیلاب کی نسبت اس مرتبہ نقصان کم ہوا۔ اور لوگ اپنے آپ کو اور اپنے سامان کو بچانے میں خاصی حد تک کامیاب رہے۔ آپ نے فرمایا کہ سنہ ۱۹۵۰ء میں جب سیلاب آیا تھا۔ تو لوگوں نے اطلاع ملنے کے باوجود احتیاطی تدابیر اختیار نہیں کی تھیں۔ کیونکہ وہ یہ باور کرنے کے لئے تیار نہ تھے کہ اتنا خطرناک سیلاب بھی آ سکتا ہے۔ لیکن اس مرتبہ جب انہیں خبردار کیا گیا تو وہ فوراً اپنے اپنے بچاؤ میں مصروف ہو گئے اور انہوں نے خدام کی مدد سے اپنے جانوروں اور سامان کو محفوظ مقامات میں منتقل کرنا شروع کر دیا خدام نے قرب و جوار کی بارہ بڑی بڑی دیہی بستیوں میں انخلاء کے کام میں لوگوں کا ہاتھ بٹایا۔ اور اس طرح علاقہ سیلاب کی شدت کے باوجود ایک حد تک نقصان سے محفوظ رہا

سیلاب آنے کے بعد

سیلاب آنے پر جو حالات رونما ہوئے اور ان میں خدام نے جو خدمات سر انجام دیں ان کا ذکر کرتے ہوئے مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے بتایا کہ ربوہ اور لالیاں کے درمیان بڑی سڑک پر ایک سے دو فرلانگ تک کا ٹکڑا زیر آب آ گیا۔ جس کی وجہ سے سرگودہا اور چنیوٹ کے درمیان آمد و رفت کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ سامان اور مسافروں سے لدی ہوئی لاریاں دونوں اطراف سے آتیں اور اس زیر آب ٹکڑے کے دونوں جانب آ کر جاتیں کیونکہ تین تین فٹ گہرے پانی میں سے گذرنا خطرے سے خالی نہ تھا۔ چنانچہ سیلاب کے ابتدائی ایام میں مقامی مجلس کے خدام نے سارا سارا دن وہاں موجود رہ کر مسافروں کو پار اتارا اور ان کا سامان سروں پر اٹھا اٹھا کر اسے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہونچایا۔ ایک وقت میں پچاس پچاس خدام یہ کام نہایت جانفشانی سے سر انجام دیتے رہے۔ جو خالی لاریاں اس پانی سے گذرتی تھیں۔ ان کے دونوں طرف دو دو خدام پیدل ساتھ جاتے تھے۔ اور ان کی راہنمائی کرتے جاتے تھے تا کہ وہ گڑھے وغیرہ میں نہ گریں۔ اور ارد گرد کی کچی زمین پر نہ اتر سکیں۔ اس طرح ۲۶ ستمبر سے ۲۹ ستمبر تک کئی ہزار مسافروں کو معہ ان کے سامان کے پار اتارا گیا۔ خدام کی یہ بے لوث خدمت دور دور تک عوام کے نوٹس میں آئے بغیر نہ رہی۔ چنانچہ سرگودہا کے سہ روزہ اخبار "شعلہ" نے اپنی ۳ اکتوبر کی اشاعت میں اس کا ذکر کرتے ہوئے صفحہ اول پر نمایاں حروف میں لکھا۔

"بیان کیا جاتا ہے کہ ربوہ اور احمد نگر کے درمیانی حصہ میں احمدیہ جماعت کے رضاکاروں نے تمام مسافروں کی نہایت جانفشانی سے بہترین و قابل قدر امداد کی جسے عوام و خواص نے بے حد پسند کیا"

خورد و نوش کا انتظام

پھر جو مسافر مغرب کے بعد وہاں پہونچتے تھے انہیں یہ سمجھاتے ہوئے کہ رات کے اندھیرے میں پانی عبور کرنا خطرہ سے خالی نہیں ہے۔ وہیں روک لیا جاتا تھا۔ اور اس طرح سیلاب کی شدت کے دوران دو روز تک بے شمار لوگوں کو جو وہاں رکے رہے۔ مجلس کی طرف سے کھانا کھلایا گیا۔ لنگر خانے میں ایسے تمام مسافروں کے لئے علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔ خدام اپنی زیر نگرانی پکوایا ہوا یہ کھانا سڑک پر لا لا کر پریشان حال مسافروں کی خدمت میں پیش کرتے رہے۔ جسے انہوں نے نہایت درجہ شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ اس کے علاوہ کئی لاریاں جو پانی میں سے از خود گذرنے کی کوشش کر رہی تھیں کیچڑ میں پھنس گئیں۔ خدام نے مل کر انہیں نکالنے اور دوبارہ سڑک پر چڑھانے میں مدد دی

ریلوے لائن پر وقارِ عمل

بیان جاری رکھتے ہوئے مکرم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ ربوہ اور لالیاں کے درمیان ایک جگہ پر سیلاب کی شدت کے باعث ریلوے لائن بہہ گئی ہے۔ جس کی وجہ سے اڑی انڈس اور چناب ایکسپریس وغیرہ اس راستے سے نہیں گذر رہیں۔ اس مقام پر ریلوے لائن کے دونوں طرف اٹھارہ اٹھارہ فٹ پانی کھڑا ہوا تھا جو ابھی تک خشک نہیں ہوا ہے۔ ریلوے لائن کے اس ٹکڑے کو دوبارہ تعمیر کرنے کے کام میں ریلوے حکام کی مدد کرنے کی غرض سے ۵ اکتوبر کو وہاں وسیع پیمانے پر وقار عمل منایا گیا۔ چنانچہ اس روز ربوہ اور احمد نگر کے پانچ صد خدام انصار اور اطفال نے مل کر صبح سات بجے سے مسلسل بارہ بجے دوپہر تک ریلوے لائن کے دونوں طرف کئی سو مکعب فٹ مٹی ڈالی اور جو ریلوے کا عملہ اس سلسلے میں ٹیکنیکل کام سر انجام دینے کے لئے ضروری سامان لے کر آیا ہوا تھا۔ ان کی پوری پوری مدد کی۔ اس موقع پر خدام نے اس قدر جانفشانی سے حسن عمل کا مظاہرہ کیا کہ مجلس مرکزیہ نے جس کا مقامی مجلس کو پورا تعاون حاصل تھا۔ مجلس ربوہ کے ایک گروپ کی ان تھک مساعی سے متاثر ہو کر اس گروپ کو انعامی علم بھی عطا کیا۔ جہاں دوش بدوش انصار اور خدام بھر بھر ٹوکریاں مٹی ڈالنے میں مصروف تھے۔ وہاں مجالس اطفال الاحمدیہ کے ننھے مجاہد انہیں پانی پلانے کا فرض نہایت مستعدی سے ادا کر رہے تھے۔

ریلوے حکام کا تاثر

یہ سب کام ریلوے کے اعلیٰ حکام کی نگرانی میں سر انجام پایا۔ چنانچہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ڈپٹی چیف انجینئر مسٹر مرزا، برانچ انجینئر راجہ محمد نواز صاحب، ریلوے انجینئر لائلپور چوہدری محمد یعقوب صاحب۔ ریلوے انجینئر ہیڈ کوارٹر آفس مسٹر ابراہیم خان اور ڈپٹی چیف انجینئر بنز بجر مسٹر اخوند، میاں غلام محمد صاحب اختر ریٹائرڈ سینئر پرسنل آفیسر نارتھ ویسٹرن ریلوے کی معیت میں وہاں موجود تھے۔ انہوں نے تعلیم یافتہ اور خوش پوش نوجوانوں کو مزدوروں کی طرح کام کرتے ہوئے دیکھ کر ان کے جذبۂ خدمتِ خلق کو بہت سراہا۔ اور وہ سب وقار عمل کی داد دیئے بغیر نہ رہ سکے۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ خدام کا طبی شعبہ بھی جو تا حال ارد گرد کے ملیریا زدہ علاقے میں دوائیں تقسیم کرنے اور دیگر طبی سہولتیں بہم پہونچانے میں مصروف ہے۔ اس موقعہ پر اپنے فرائض سے غافل نہیں تھا۔ چنانچہ "وقار عمل" کے وقت ان کا ایک طبی کیمپ جو خاص طور پر وہاں قائم کیا گیا تھا۔ متعلقہ امور کو پوری محنت سے سر انجام دیتا رہا۔

ربوہ کے خدام اب ایک اور وقار عمل کی تیاریوں میں مصروف ہیں جو عنقریب ربوہ اور احمد نگر کی درمیانی سڑک پر کیا جائے گا۔ تا کہ لاریوں وغیرہ کی آمد و رفت میں مزید سہولت پیدا ہو سکے

تمام قائدین خدام الاحمدیہ کے نام

ضروری پیغام

جیسا کہ خدام کو علم ہے اس وقت پنجاب کو خطرناک سیلاب کا سامنا ہے۔ خدام کو چاہیئے کہ وہ ہر قربانی کر کے اپنے ہمسائیوں کی ہر طرح مدد کریں۔ اس موقعہ پر سب سے پہلے انسانی جانوں کی حفاظت کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ مقامی حکام کو اپنی خدمات پیش کر دیں جو ڈاکٹر اور کمپونڈر ہیں وہ طبی امداد کے لئے آگے آئیں۔ اور جو خدام مالی امداد کر سکتے ہوں یا بے گھروں کو اپنے ہاں پناہ دے سکتے ہوں۔ وہ اپنے مکانات پیش کریں کیونکہ یہی خدمت کا اصل وقت ہے۔ جس سے محروم رہنا بد قسمتی ہے

(نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

لبنان — سیاسی اور معاشی حالت کا جائزہ

جغرافیہ لبنان بحیرۂ روم کے مشرقی ساحل پر ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ جس کے شمال اور مشرق میں شام، جنوب میں فلسطین اور مغرب میں بحیرہ روم واقع ہے۔ اس میں بہت سے پہاڑ ہیں۔ جو سال کے اکثر مہینوں میں برف سے ڈھکے رہتے ہیں۔ ساحل کے ساتھ ساتھ شمال سے جنوب کو ایک تنگ سا میدان چلا گیا ہے۔ جس میں سبزیوں اور پھل کی بہتات ہے۔

معاشی حالت لبنان میں آمد نی کا سب سے بڑا ذریعہ وہاں کے صحت افزا مقامات ہیں۔ جہاں لوگ پورے مشرق اوسط سے گرمی کا موسم گذارنے کے لئے آتے ہیں۔ یہاں کے پہاڑ قدرتی طور پر نہایت دلکش سرسبز وشاداب اور خوب صورت ہیں۔ اہل لبنان کو مہمانوں کی خاطر مدارات میں بڑی مہارت حاصل ہے۔

آمدنی کا دوسرا بڑا ذریعہ پھلوں اور سبزیوں کی پیداوار ہے۔ میدان اگرچہ نہایت زرخیز ہے۔ لیکن چونکہ بہت چھوٹا ہے۔ اس لئے یہاں سے پھل بڑی مقدار میں باہر بھیجے جاتے ہیں۔ اور اسی بڑی مقدار میں غلہ باہر سے منگوایا جاتا ہے۔ پھلوں کی کثرت پیداوار کی وجہ سے بہت سی صنعتیں بھی قائم ہو گئی ہیں۔ جیسے پھلوں کو سکھانے اور ڈبوں میں بند کر کے باہر بھیجنے کے کارخانے آمدنی کا تیسرا ذریعہ جو ابھی شروع ہوا ہے پٹرول ہے۔ جس کے کچھ چشمے حال ہی میں دریافت کئے گئے ہیں۔ لیکن جیسے ان چشموں کی تعداد بڑھے گی۔ تو امید ہے کہ وہاں کی معاشی حالت پر ان کا اچھا اثر پڑے گا

اجتماعی حالت لبنان کی آبادی گیارہ لاکھ پچاس سے کچھ زیادہ ہے۔ زیادہ آبادی مسلمانوں اور عیسائیوں کی ہے۔ مغربی سیاست دانوں نے لبنان کے مسلمانوں کو تین مختلف گروہوں میں قانونی طور پر اس طرح تقسیم کر کے رکھ دیا ہے۔ کہ تینوں کا آپس میں میل جول بہت ہی کم ہوتا ہے۔ یہ تین گروہ سُنی۔ شیعہ اور دروزی ہیں۔ مغربی سیاستدانوں کا مسلمانوں کو اس طرح تقسیم کرنے سے مقصد یہ ہے۔ کہ عیسائیوں کو برسر اقتدار رکھا جائے۔ اور ملک میں ان ہی کی اکثریت ہوتی چلی جائے۔ لیکن یہ حقیقت ہے۔ کہ اگر تمام مسلمانوں کو یکجا کیا جائے۔ تو ان کی آبادی ملک کی ۶۰ فی صدی آبادی سے ہرگز کم نہیں ہوتی۔ اور پورے ملک پر وہی چھائے ہوئے ہیں۔ اسی غلط تقسیم کا نتیجہ ہے کہ آج پورے لبنان پر تمام عیسائی چھائے ہوئے ہیں۔ اور ملک کے تمام معاملات کی باگ ڈور ان ہی کے ہاتھ میں ہے۔ صدارت پر ان کا مستقل قبضہ ہے۔ اور اسی طرح اسمبلی اور میونسپلٹیوں میں ان ہی کی اکثریت ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بہت سے اہم مواقع پر لبنان کی سیاست نے باقی عرب ملکوں سے الگ موقف اختیار کیا ہے۔ لبنان میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان تقریباً وہی صورت حال ہے۔ جیسی کہ ایک زمانہ میں فلسطین میں مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان تھی چنانچہ جن علاقوں میں عیسائیوں کی آبادی ہے۔ وہاں مدرسے۔ شفاخانے۔ ذرائع آمد و رفت۔ بجلی ٹیلیفون الغرض زندگی کی تمام سہولتیں اور ضروریات پائی جاتی ہیں۔ لیکن جہاں مسلمانوں کی آبادی ہے۔ وہاں سوائے چند شہروں کے نہ کہیں شفاخانے ہیں۔ نہ اسکول۔ نہ بجلی نہ ٹیلیفون۔ شہروں اور گاؤں کے درمیان ذرائع آمد و رفت بھی نہایت غیر تسلی بخش ہیں۔ عیسائیوں کی آبادیوں میں زراعت کے نئے نئے طریقے اختیار کئے جا رہے ہیں۔ اور حکومت کی طرف سے ہر طرح کی امداد دی جا رہی ہے۔ لیکن مسلمانوں کی کھیتیاں آئے دن تباہ ہوتی جا رہی ہیں۔ اور حکومت ان کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتی۔

اسی چیز کا نتیجہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی حالت دن بدن خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی ہے۔ اور وہ امریکہ، افریقہ، آسٹریلیا کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ جس سے مسلمانوں کی آبادی دن بدن اور کم ہوتی جا رہی ہے۔ مسلمان زمینیں خالی کرتے رہتے ہیں۔ اور عیسائی ان پر قابض ہوتے رہتے ہیں۔ اگر حکومت کی پالیسی یہی رہی۔ تو آپ دیکھیں گے۔ کہ لبنان پورے کا پورا ایک عیسائی ملک بن جائیگا اور مسلمانوں کی آبادی وہاں بہت ہی کم رہ جائے گی۔ چنانچہ جن دنوں فلسطین انگریزوں کی سرپرستی میں تھا۔ اس کے دستور کی ایک دفعہ یہ بھی تھی۔ کہ ملک میں اس قسم کے سیاسی۔ معاشی اور تمدنی حالات پیدا کئے جائیں۔ جو یہودیوں کے لئے قومی وطن بنانے میں مددگار ثابت ہوں

اس وقت لبنان میں جس قسم کے سیاسی۔ معاشی اور تمدنی حالات پیدا کر دیئے گئے ہیں۔ وہ اس دفعہ کے عین مطابق ہیں۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ پہلے فلسطین میں اس دفعہ پر عمل ہوا۔ اور اب اسے لبنان میں آزمایا جا رہا ہے۔ اور یہاں عیسائیوں کے لئے ایک قومی وطن بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ چنانچہ فلسطین کی جنگ کے موقع پر ایک عیسائی لیڈر مطران مبارک مارونی نے صاف کہا تھا کہ مجھے امید ہے۔ کہ عنقریب یہودیوں کا قومی وطن فلسطین میں اور عیسائیوں کا قومی وطن لبنان میں ہوگا

سیاسی حالت

لبنان ایک جمہوریت ہے عثمانی عہد میں اسکے صرف دو صوبے تھے۔ ایک بیروت اور دوسرا جبل لبنان۔ ان دونوں صوبوں کو ملا کر لبنان صغیر (چھوٹا لبنان) کہا جاتا تھا۔ لیکن فرانسیسیوں نے اپنے عہد حکومت میں شام کے چار ضلعے جن کے نام طرابلس الشام تھا۔ صیدا اور صور ہیں۔ جن میں عیسائیوں کی آبادی زیادہ ہے۔ لبنان میں عیسائی آبادی کو بڑھانے کے لئے شام سے کاٹ کر لبنان میں شامل کر دیئے گئے۔

اگرچہ لبنان ۱۹۴۳ء میں فرانسیسیوں کی غلامی سے آزاد ہو چکا ہے۔ لیکن وہاں ابھی تک ان کا اثر و رسوخ پایا جاتا ہے۔ کیونکہ عیسائی فرانس کو بہت چاہتے ہیں۔ انگریزوں کا بھی اثر و رسوخ ہے۔ لیکن اب امریکہ کا اثر دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اور ہر جگہ اس کے بہی خواہ اور مددگار پیدا ہو رہے ہیں۔ جو ظاہر ہے۔

لبنان میں بہت سی غیر ملکی آبادیاں ہیں جو باہر سے آ کر بس گئی ہیں۔ جن میں جاسوسی کے بھی بڑے بڑے مراکز پائے جاتے ہیں۔ ان جاسوسوں کی سرپرستی اور نظم و ضبط مختلف ملکوں کے سفارتخانوں کے ہاتھ میں ہے۔ لبنان میں جاسوسی کے سب سے بڑے مراکز ــــــ ـــــ ـــ عیسائی یونیورسٹی ہے یا پھر غیر ملکی سبیل۔

تمدنی ثقافتی حالت

لبنان میں تعلیم کا فی صد بہت زیادہ ہے۔ تعلیم یافتہ آبادی کی نسبت یہاں تمام عربی ممالک سے زیادہ ہے۔ یہاں سرکاری یونیورسٹی کا کوئی نظم نہیں ہے۔ صرف عیسائی مشنریوں کے چند کالج ہیں۔ جن میں سے امریکن یونیورسٹی اور ... یونیورسٹی زیادہ مشہور ہیں۔

لبنان کے سرکاری مدارس میں دینی تعلیم ممنوع ہے۔ اور ھر ... مسلمانوں نے ... اپنا ایک اسکول قائم کیا ہے۔ جس کا نام ... الاسلامیہ" ہے۔ مسلمانوں کی آبادیوں میں ... کی شاخیں پھیل گئی ہیں۔

انجمن اور سیاسی پارٹیاں

لبنان میں بہت سی سیاسی پارٹیاں اور انجمنیں پائی جاتی ہیں۔ ان جماعتوں میں ایک جماعۃ عباد الرحمٰن" ہے۔ اس کا م ... ہے۔

اس کی دعوت بڑی حد تک "الاخوان المسلمون" کی دعوت سے ملتی جلتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کی کوئی کتاب پڑھ کر کوئی شخص یہ ... نہیں لگا سکتا۔ کہ یہ اخوان والوں کی کتاب ہے یا کسی دوسری جماعت کی کتاب ہے۔ پھر وہاں ایک عیسائی انجمن ہے جس کا نام الکتائب اللبنانیۃ ہے۔ اس کا مقصد لبنان میں عیسائی حکومت قائم کرنا ہے۔ ۱۹۵۲ء میں اس نے ایک انقلاب برپا کرنا چاہا تھا۔ لیکن ...

لبنان میں کمیونسٹ پارٹی بھی ہے۔ جس کی طاقت اگرچہ زیادہ نہیں۔ لیکن کبھی کبھی وہ وہاں فسادات پیدا کرتی رہتی ہے۔

الغرض لبنان ایک عربی اور اسلامی ملک ہے جو جغرافیائی لحاظ سے نہایت ہی اہم مقام پر واقع ہے۔ (ماخوذ)

مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان

— کے لئے —

کم سے کم وقت میں چندہ جمع کر کے مرکز میں بھجوائیے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ ستمبر ۵۴ء میں سیلاب زدگان مشرقی بنگال کی امداد کی تحریک فرمائی ہے۔ اس تحریک کے نتیجہ میں احباب کی طرف سے اگرچہ چندہ وصول ہونا شروع ہو گیا ہے۔ مگر رفتار وصولی نہایت سست ہے۔ نیز بعض جماعتیں احباب سے وعدے لے کر بھجوا رہی ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ احباب جماعت کی اکثریت نے اس تحریک کو اچھی طرح نہیں سمجھا۔ کیونکہ مصیبت زدگان کی امداد کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ خطبہ جمعہ مذکور میں فرماتے ہیں کہ:۔

"اگر کوئی شخص غرق ہو رہا ہو۔ تو یہ نہیں ہوتا۔ کہ دیکھنے والا کہے۔ کہ پہلے میں تیراکی کے فن میں مہارت حاصل کر لوں۔ پھر اس غرق ہونے والے کی مدد کروں گا۔ بلکہ اس وقت جس کو بھی تیرنا آتا ہو وہ اس کی مدد کے لئے کود پڑتا ہے اسی طرح اس مصیبت میں بھی لمبا وعدہ درست نہیں۔ جو کچھ دینا ہے۔ دس پندرہ دن کے اندر ادا کر دو"۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان مال کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل میں وہ چندہ سیلاب زدگان مشرقی بنگال کی فراہمی میں پوری محنت اور زور سے کام لیں۔ اور کم از کم وقت میں اس چندہ کا روپیہ جمع کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ (ناظر بیت المال)

درخواست دعا میری چھوٹی بچی طاہرہ بعمر ۱۵ ماہ جلتی ہوئی انگیٹھی میں گر جانے سے تکلیف میں مبتلا ہے۔ احباب سے صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار غلام صادق احمدی حوالدار کلرک مایر کنٹ کراچی)

بھارت موسم سرما میں ناگا حکومت کے خلاف تعزیری مہم روانہ کریگا

نئی دہلی۔ ۱۰ اکتوبر ناگا ہلز کے علاقہ میں ۲ لاکھ باشندوں کی طرف سے ۵ ہزار مربع میل علاقہ میں اپنی آزاد حکومت قائم کرنے کی خبر پر سرکاری حلقوں نے شک و شبہ کا اظہار کیا۔ مصدقہ اطلاعات نہ ملنے کے باعث سرکاری حلقے کچھ کہنے سے ہچکچاتے ہیں ـــ کہا جاتا ہے کہ جس علاقہ میں یہ جمہوریت قائم ہوئی ہے۔ وہ ہندوستان کے دفاع کے لئے جنگی نقطۂ نظر سے بہت اہم ہے۔ ان کا برما میں موجودہ کومنتانی فوجوں سے گہرا ربط ہے۔ جنہیں آجکل برما سے نکالا جا رہا ہے۔ آئندہ موسم سرما میں ہندوستانی سرحد کی طرف سے ایک تعزیری دستہ نظم و نسق بحال کرنے کے لئے اور مزید علاقہ کو زیر انتظام لانے کے لئے روانہ کیا جائے گا۔

افغانستان کی طرف سے روسی وفد کی دعوت

پشاور ۱۱ اکتوبر۔ روس کا زرعی مشن جو آجکل افغانستان کا دورہ کر رہا ہے۔ کل افغانستان کی وزارت زراعت کی طرف سے اس کی دعوت کی گئی۔ دعوت میں افغان کابینہ کے اراکین اور اعلےٰ فوجی و غیر فوجی عہدہ دار موجود تھے۔

افغانستان کے وزیر زراعت نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ اور دونوں ملکوں کے درمیان بڑھتے ہوئے دوستانہ تعلقات کا ذکر کیا۔ روسی وفد کے لیڈر نے جوابی تقریر میں موجودہ حکومت افغانستان کو خراج تحسین ادا کیا کہ وہ روس اور افغانستان کے درمیان زیادہ مفاہمت پیدا کرنے کی اور امن کو مستحکم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

ہندوستان بین الاقوامی گندمی بورڈ سے ۵ لاکھ ٹن گندم خریدے گا

بمبئی ۱۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان ۵۵-۱۹۵۴ء میں انٹرنیشنل وہیٹ بورڈ سے پانچ لاکھ ٹن گندم خریدے گا۔ مسٹر پٹیل سیکرٹری وزارت خوراک کی سرکردگی میں ایک وفد ہیٹ کونسل کے اجلاس لندن میں شرکت کے لئے جائیگا۔

معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کی طرف سے یہ مطالبہ کیا جائے گا۔ کہ گندم کی قیمتوں کے معاملے میں ہندوستان کو بھی وہی مراعات دی جائیں۔ جو یورپین ممالک کو دی جاتی ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ہندوستان کے نقطۂ نگاہ کو وہیٹ کونسل نے منظور کر لیا ہے۔ اور آئندہ اجلاس میں اس امر کا فیصلہ کرے گی کہ کس حد تک ہندوستان کے ساتھ رعایت کی جائے۔ اور اسکو کتنی سہولتیں دی جائیں۔

معاہدہ برسیلز میں ترکی کی شرکت کا امکان

بون ۱۱ اکتوبر۔ وزیر اعظم ترکی عدنان مندریز نے آج ایک بیان میں کہا کہ میں نہیں بتا سکتا۔ کہ ترکی کب اور کس شرط پر معاہدہ برسیلز میں شریک ہوگا لیکن ترکی اس تنظیم میں اپنی شرکت کو اس خیال سے بہت اہم سمجھتا ہے کہ آزاد عوام کے درمیان موجود تعاون اور بھی مضبوط ہو جائے گا۔ اور عدنان مندریز نے جو مغربی جرمنی کے سرکاری دورہ پر آئے تھے بذریعہ ہوائی جہاز انقرہ روانہ ہونے سے قبل اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے مندرجہ بالا الفاظ کہے۔

موصوف نے اپنے بیان میں لندن کی نو طاقتی کانفرنس کی اہمیت کو بھی تسلیم کیا اور کہا کہ معاہدات لندن نے جدید تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کر دیا ہے۔ مندریز نے اس بات کو بھی تسلیم کیا کہ جرمنی کو اب آزاد دنیا میں ایک خاص اہمیت حاصل ہو گئی ہے۔ اور آنے والے حالات پر مغربی جرمنی کی یہ اہمیت ایک خاص اثر ڈالے گی۔

وزیر اعظم ترکی کا دورۂ جرمنی

بون ۱۱ اکتوبر۔ جرمنی اور ترکی کے درمیان ایک نئے اقتصادی معاہدہ کی بات چیت شروع ہو گئی۔ اس امر کا اعلان وزیر اعظم ترکی مسٹر عدنان نے یہاں سے روانہ ہونے سے قبل کیا۔ وہ سرکاری دورہ پر یہاں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ترکی نے جرمنی کا پرانا قرضہ ادا کر دیا ہے۔ اور ان کے دورہ سے جرمنی اور ترکی کے تعلقات بہتر ہو سکتے ہیں۔

عصر حاضر کے مسائل کمیونسٹ طرز فکر کی روشنی میں حل نہیں ہو سکتے

روحانی قدروں کی اہمیت کو تسلیم کرنا ضروری ہے

نئی دہلی۔ ۱۰ اکتوبر۔ سیلون کی حزب مخالف کے لیڈر مسٹر بندرانائک نے کل یہاں پر کہا کہ سیٹو سے اس کے قیام کا مقصد ہی فوت ہوتا معلوم ہوتا ہے فوجی یا دوسری اقسام کے بلاکوں اور گروپوں کی تشکیل جنگ کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں مسٹر نہرو کے ان بنیادی اصولوں کا حامی ہوں۔ جو انہوں نے مختلف ممالک کے باہمی تعلقات کے سلسلہ میں متعین کئے ہیں۔

ان بنیادی اصولوں کے تحت کمیونسٹوں اور غیر کمیونسٹوں کی مشترک بقا ممکن ہے۔ لیکن مشترک بقاء کے حامیوں کو یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ کمیونسٹ اپنی موجودہ حدود پر قانع رہیں گے۔ امن لازمی ہے۔ ہمیں نوع انسانی کو قربان نہ کرنا چاہیئے۔ ہمیں کمیونزم کی "تحریکی قوت" کا خیال رکھتے ہوئے امن عالم کو برقرار رکھنے کی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ اگر دنیا کو اس کے ۲۵ یا ۵۰ سال مل گئے۔ تو دنیا اپنے مسائل کو حل کرنے کا کوئی طریقہ ڈھونڈ نکالے گی۔ یہ مسائل کمیونسٹ طرز فکر کی روشنی میں حل نہیں ہو سکتے۔ عصر حاضرہ کے مسائل کا حل جمہوری شوشلزم میں مضمر ہے۔ نیز ہمیں اپنی روحانی قدروں کی اہمیت بھی تسلیم کرنا چاہیئے۔ کمیونزم مذہب کی ضرورت سے انکار کرتا ہے۔

امریکن جہاز بحر اوقیانوس میں ڈوب گیا

لندن ۱۱ اکتوبر۔ امریکہ کا ۷ ہزار ٹن وزنی مال بردار جہاز "مونے چانٹ" بحر اوقیانوس کے ایک طوفان میں پھنس کر ڈوب گیا۔ ایک یونانی جہاز نے جو اس کے قریب سے گذر رہا تھا "مونے چانٹ" کے عملے کو ہلاک ہونے سے بچا لیا۔ اس کا عملہ تقریباً چالیس افراد پر مشتمل تھا۔ اور بالٹی مور سے خام لوہا لے جا رہا تھا۔

بھارت اور لنکا کے درمیان مذاکرات آج ختم ہو جائیں گے

نئی دہلی۔ ۱۰ اکتوبر۔ بتایا گیا ہے۔ کہ آج شام تک لنکا میں ہندوستانیوں کے سوالی پر انڈو سیلون مذاکرات میں کامیابی ہوئی ہے۔ آج صبح تین گھنٹے تک سر جان کوٹل والا کی سرکردگی میں لنکا کے وفد نے مسٹر نہرو سے بات چیت کی۔ نائب وزیر خارجہ مسٹر چندا۔ وزارت خارجہ کے سینئر افسر مسٹر کنہیا لال ہندوستان کے سفیر مسٹر ڈیسائی ہندوستان کی طرف سے مذاکرات میں شامل ہوئے۔ بات چیت ختم ہونے کے بعد سر جان کوٹل والا نے اطمینان ظاہر کیا کہ بات چیت میں ترقی ہوئی ہے۔ بعد میں ہندوستانی ذرائع نے بھی اسی قسم کا خیال ظاہر کیا۔ وزارتی سطح پر بات چیت کل صبح پھر ہوگی۔ اور توقع ہے کہ کل کی کانفرنس کے بعد یہ بات چیت ختم ہو جائیگی آج شام دونوں حکومتوں کے افسران نے ساڑھے تین گھنٹے تک بات چیت کی۔

جنرل اسمبلی میں ترک اسلحہ بندی کے مسئلہ پر بحث کو ترجیح دی جائیگی

نیویارک ۱۰ اکتوبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی سیاسی کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ترک اسلحہ بندی کے مسئلہ پر بحث کو دوسرے مسائل پر ترجیح دی جائے گی۔ مذکورہ بالا کمیٹی نے اپنی رپورٹ ترک اسلحہ بندی کمیشن کو پیش کر دی ـــ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ گذشتہ موسم گرما میں بمقام لندن ترک اسلحہ بندی کے متعلق جو مذاکرات ہوئے تھے ان سے کوئی نتیجہ نہیں نکلا تھا۔ لیکن اب روس نے فرانس اور برطانیہ کی تجاویز کو منظور کر لیا ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ اسلحہ بندی کی کوشش کامیاب ہو جائے۔ مذکورہ بالا تجاویز میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ پہلے عام اسلحہ کی تعداد گھٹائی جائے۔ اس کے بعد ایٹمی اسلحہ کے استعمال کی ممانعت کر دی جائے۔

گنگا میں پانی کی سطح کم ہو گئی

کانپور ۱۱ اکتوبر۔ کل کانپور میں گنگا کے پانی کی سطح ۹ انچ کم ہو گئی۔ پرسوں تک گنگا میں پانی چڑھ رہا تھا۔ اور کانپور کے نشیبی علاقوں کو خطرہ محسوس کیا جا رہا تھا۔

ایٹمی توانائی سے نئے کارخانے چلائے جائینگے

واشنگٹن ۱۱ اکتوبر۔ امریکی دفتر خارجہ کے ایک اعلان میں کل اس امر کا امکان ظاہر کیا گیا کہ ہند اور پاکستان کے جن علاقوں میں ریلوے لائن نہیں وہاں ایٹمی توانائی کو نقل و حمل کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جب تک ایٹمی توانائی سے کام لینے کے مصارف کم نہ ہو جائیں۔ اس وقت تک مشرق وسطیٰ کے دوسرے ممالک میں جہاں پٹرول وغیرہ کافی مقدار میں ملتا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے تعلیم یافتہ نوجوان سیلاب زدہ علاقوں میں عام مزدوروں کی طرح کام کر رہے ہیں

مقامی صحافیوں کی ایک جماعت نے مختلف بستیوں میں جا کر انہیں خود نہایت جانفشانی سے ملبہ اٹھاتے اور زمین ہموار کرتے ہوئے دیکھا

آج کل مجلس کی متعدد امدادی پارٹیاں شہری ضلع۔ پولیس اور انسداد ملیریا کے محکموں کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہیں

(اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۱۱؍ اکتوبر: مقامی صحافیوں کی ایک جماعت نے کل سہ پہر کو مکرم ڈاکٹر عبد الحق صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ اور مکرم محمد سعید احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی معیت میں اُن بارش اور سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کیا جن میں مجلس کے خدام گذشتہ دو ہفتوں سے منظم طور پر ریلیف کا کام کر رہے ہیں۔ صحافیوں کی اس جماعت نے لیاقت پارک۔ دھوبی منڈی اور مہاجر آباد میں خدام کی تین پارٹیوں کو جن میں سے ہر ایک دس دس خدام پر مشتمل تھی۔ گرے ہوئے مکانوں کا ملبہ اٹھاتے اور زمین کو ہموار کرتے ہوئے دیکھا۔ ہر چند کہ ان میں سے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور خوش پوش نوجوان تھے۔ لیکن وہ عام مزدوروں کی طرح ملبہ اٹھانے اور جھونپڑیاں وغیرہ تعمیر کرنے میں مصروف تھے۔ علاقے کے لوگوں اور پولیس کے عملے نے جو وہاں موجود تھا۔ استفسار پر اس امر کی تائید کی۔ کہ یہ نوجوان صبح سے اس کام پر لگے ہوئے ہیں۔ اور گذشتہ کئی روز سے نہایت جانفشانی سے اسے سرانجام دے رہے ہیں۔ قائد مجلس نے بتایا کہ جن علاقوں میں مجلس ریلیف کا کام کرتی رہی ہے ان میں نیاز بیگ۔ مہاجر آباد۔ شستان بھبوحی۔ کھوکھر۔ محمود بوٹی بند۔ پرانا دھرم پورہ۔ بیگم کوٹ۔ سانڈہ کلاں۔ شمشیر روڈ وارث روڈ اور لیاقت پارک شامل ہیں۔

امدادی سرگرمیوں کی تفصیلات

مکرم قائد صاحب نے مجلس کی امدادی سرگرمیوں پر کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے بتایا۔ کہ مجلس کی زیر نگرانی شہر کے مختلف علاقوں میں بارہ امدادی مرکز قائم ہیں۔ اب تک ۷۹۵ مصیبت زدہ افراد کو کھانا کھلایا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ اس نے ۱۲۸۹۴ اشخاص میں کھانے کی خشک اشیاء کپڑے دھونے کا صابن اور کپڑے وغیرہ بھی تقسیم کئے ہیں نیز مجلس کا طبی امداد کا شعبہ ۵ ہزار سے زائد لوگوں کو ادویہ بہم پہنچانے کے علاوہ انہیں دیگر طبی سہولتیں بھی بہم پہنچاتا رہا ہے۔ ایک اخبار نویس کے استفسار پر قائد صاحب نے بتایا۔ کہ مجلس کا طبی شعبہ جو مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا کی زیر نگرانی کام کر رہا ہے۔ پانچ ڈاکٹروں پر مشتمل ہے۔ ابتداءً مجلس اپنے پاس سے دوائی تقسیم کر رہی تھی۔ لیکن بعد میں اس کے کام سے متاثر ہو کر لاہور کارپوریشن کی طرف سے بھی اسے بعض ادویہ تقسیم کے لئے دی گئیں۔ جنہیں فوری طور پر مستحقین تک پہنچا دیا گیا

حکام کے ساتھ تعاون

قائد صاحب نے مزید بتایا۔ کہ مجلس حکام کے ساتھ پورا پورا تعاون کر رہی ہے۔ چنانچہ اب تک خدام نے شہری ضلع پولیس اور انسداد ملیریا کے محکموں کے ساتھ مل کر متعدد علاقوں میں کام کیا ہے۔ اور ان کے مطالبہ پر مختلف اوقات میں مجلس انہیں ایک سو خدام کی خدمات پیش کر چکی ہے۔

بلا تفریق و امتیاز

ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا۔ کہ مجلس کی خدمات کا دائرہ فرقہ وارانہ اختلافات سے یکسر بالا ہے۔ وہ بلا تفریق و امتیاز ہر مصیبت زدہ کی ہر ممکن امداد کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ اور بفضلہ تعالےٰ اس پر پوری طرح کاربند ہے ایک اور اخبار نویس کے جواب میں قائد صاحب نے بتایا۔ کہ ہم اب تک صرف جماعت احمدیہ کے مخیر حضرات ہی سے چندہ اور اجناس وغیرہ اکٹھی کرتے رہے ہیں۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا ارسال فرمودہ پانچ سو روپیہ بھی شامل ہے۔ ہم نے جماعت کے علاوہ کسی اور فرد سے کوئی عطیہ وصول نہیں کیا ہے۔ ہمارا طریق کار یہی ہے کہ ہم چندہ اجناس اور کپڑے وغیرہ صرف اپنی جماعت کے مخیر احباب سے لیتے ہیں۔ لیکن ان عطیہ جات سے مخلوق خدا کی خدمت کرنے اور انہیں ہر ممکن ریلیف بہم پہنچانے میں کسی قسم کی کوئی تفریق روا نہیں رکھتے۔ اور نہ خدمت خلق میں تفریق روا رکھنا ہمارے نزدیک جائز ہے۔ آپ نے مزید فرمایا۔ اس امر کی تصدیق آپ خود حکام متعلقہ اور ان سیلاب زدہ علاقہ کے لوگوں سے کر سکتے ہیں۔ جہاں ہمارے خدام نے کام کیا ہے۔

خدام کا عزم ملتان

قائد صاحب نے اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے اس امر کا بھی انکشاف کیا۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی ایک پارٹی جو سات افراد پر مشتمل ہو گی۔ آج رات ہی ملتان روانہ ہو رہی ہے جو ملتان کی مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ مل کر سیلاب زدہ علاقے میں ریلیف کا کام پوری تندہی سے سرانجام دے گی۔ اور ان کے کام میں وسعت پیدا کرنے کی کوشش کرے گی۔

ریاست خیرپور میں پہلا کالج

خیرپور ۱۱؍ اکتوبر: ریاست خیرپور میں اگلے موسم گرما میں پہلا ڈگری کالج قائم کیا جائے گا۔ اس کالج میں آرٹس۔ سائنس اور کامرس کی کلاسیں ہوں گی

مرزا مظفر احمد سلمہ اللہ اور اُن کی اہلیہ ۱۳؍ اکتوبر کو انگلستان سے امریکہ روانہ ہو رہے ہیں

احباب بخیر و عافیت پہنچنے اور کامیاب و بامراد واپسی کے لئے دعا فرمائیں

(از سیدہ اُم مظفر احمد صاحبہ)

عزیزم مرزا مظفر احمد سلمہ اللہ اور ان کی اہلیہ عزیزہ امۃ القیوم بیگم سلمہا آج کل انگلستان میں ہیں۔ اور انشاء اللہ موجودہ پروگرام کے مطابق ۱۳؍ اکتوبر کو امریکہ کی طرف بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو جائیں گے۔ بزرگان جماعت اور احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ ان کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کا ہر جہت سے حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں خیریت اور کامیابی اور بامرادی سے واپس لائے۔ اور حسنات دارین سے نوازے

والسلام ام مظفر احمد آف ربوہ حال ۹۶-ای مال لاہور (ش ۱۱/۵۴)

—— سری نگر ۱۱؍ اکتوبر: کشمیر نیشنل کانفرنس کے ایک آرگن "خدمت" نے لکھا ہے۔ کہ انہی دنوں وادی کشمیر میں جو سیلاب آیا تھا اور برف باری ہوئی تھی۔ اس سے کم از کم ۱۹۳ آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔ اور فصلوں کا بے حد نقصان ہوا ہے۔ لیکن سیلاب آئے ہوئے دس دن ہو چکے ہیں۔ بخشی حکومت نے آج تک یہ نہیں بتایا۔ کہ سیلاب اور برف باری سے کس قدر نقصان پہنچا۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

جماعت اسلامی کو اس پر قطعاً اعتراض نہیں ہو گا۔ پھر معلوم نہیں۔ کہ معاصر تسنیم کو کیا ضرورت پڑی ہے۔ کہ وہ مولانا آزاد کے فیصلے میں نقص نکالے جو انہوں نے جماعت اسلامی کے ایک ایسے امام کے متعلق صادر فرمایا ہے۔ جس کو اہل حدیث نے اپنی مسجد میں صرف امامت کے لئے مقرر کیا تھا۔ مگر اس نے بجائے اہل حدیث کے مسلک کو پیش کرنے کے مسجد کو جماعت اسلامی کی سیاسی سرگرمیوں کی آماجگاہ بنا دیا۔ اب اگر اہل حدیث چاہتے ہیں۔ کہ وہ اپنی ذاتی سرگرمیاں چھوڑ دیں اور وہ کام کریں۔ جس کے لئے انہیں مقرر کیا گیا تھا۔ یا مولانا ابو الکلام نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ انہیں مسجد سے باہر کیا جائے۔ اور کوئی ایسا امام مسجد مقرر کیا جائے۔ جو لوگوں کو دین کی تعلیم دے۔ تو انہوں نے کیا برائی کی ہے۔

معاصر تسنیم نے دینی تعلیم کو "پوجا پاٹ" کا نام جس حقارت سے دیا ہے۔ یہ ایسا ہے کہ کوئی مسلمان عالم خواہ بھارت میں ہو یا پاکستان میں اس کو برداشت نہیں کر سکتا۔ دیکھنا یہ ہے کہ یہاں کے علماء تسنیم کی اس توہین آمیز باتوں کے متعلق کیا اقدام لیتے ہیں؟

میونسپل کمیٹیوں کے حلقوں کا تعین

لاہور ۱۱؍ اکتوبر: پنجاب کی تین اور میونسپل کمیٹیوں کے حلقوں کا تعین کر دیا گیا ہے۔ راولپنڈی میں ۳۷ حلقے ہوں گے۔ جن میں سے دو مسلم خواتین اور ایک اقلیتوں کے لئے مخصوص ہو گا۔ قصور میں ۲۹ نشستیں ہوں گی۔ جن میں سے ایک اقلیتوں کے لئے مخصوص ہو گی۔ جڑانوالہ میں پندرہ نشستیں مسلمانوں کے لئے اور ایک اقلیتوں کیلئے ہو گی۔

—— شیلانگ ۱۱؍ اکتوبر: ہندوستان کی شمال مغربی سرحدی ایجنسی کے حکام کا کہنا ہے۔ کہ انہیں آزاد ناگا نیشنل ریشن بنانے کے متعلق کوئی اطلاع نہیں ملی۔ انہوں نے کہا ہے کہ ناگا علاقوں میں پوری طرح امن و امان ہے۔

ربوہ اور چنیوٹ کے درمیان فٹ بال کا میچ

ربوہ کی ٹیم ایک گول سے جیت گئی

ربوہ ۸؍ اکتوبر (بذریعہ نامہ نگار) آج ربوہ اور چنیوٹ کے درمیان فٹ بال کا شاندار میچ ہوا۔ جس میں ربوہ کی ٹیم نے ایک گول سے چنیوٹ کو شکست دی دونوں اطراف کے کھلاڑیوں نے اپنے کھیل کا بہترین مظاہرہ کیا۔ چنیوٹ اور ربوہ کے کھیل کے شائقین میچ دیکھنے کے لئے کثرت سے موجود تھے۔

—— کراچی ۱۱؍ اکتوبر: پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون کل رات برطانیہ سے کراچی پہنچے آج رات وہ لاہور جا رہے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۵